عید کا تحفہ

قال النبی ﷺ مَنْ قَامَ لَيْلَتَي العِيْدَيْنِ مُحْتَسِباً لَمْ يَمُتْ قَلْبُهُ يَوْمَ يَمُوتُ القُلُوبُ. (ابن ماجہ)

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے عیدین کی راتوں میں قیام کیا اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہوئے، جس دن لوگوں کے دل مر چکے ہوں گے اس کا دل زندہ ہوگا۔

ترغیب میں ہے جس شخص نے پانچ راتوں کو اپنی عبادت سے زندہ کیا اس پر جنت واجب ہو گئی:

(۱) ترویہ کی رات

(۲) عرفہ کی رات

(۳) قربانی کی رات

(۴) عید الفطر کی رات

(۵) شعبان کی پندرہویں رات۔

یہ عید کے تحفے ہیں۔ عید کی رات کو جاگنا جنت لینا ہے، عید کی رات میں عبادت کرنا زندہ دلوں کا کام ہے۔ زندہ دل وہ ہوتے ہیں، جن کے دل ذکر خدا سے آباد ہوں۔ (مرتب)

عید الفطر
اور
اس کا پیغام

الحمد لله رب العلمين ، و الصلوٰة و السلام على سيد المرسلين محمد و اله و اصحابه اجمعين . اما بعد قال قال رسول الله ﷺ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْداً وَ هٰذَا عِيْدُنَا او كما قال عليه السلام

محترم بزرگو اور دوستو.....!

اللہ کے پیارے نبی محمد مصطفی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے اور آج کے دن ہماری عید ہے۔

دوستو.....! آج کے دن کی عید کو عید الفطر کہتے ہیں، یہ بڑا ہی مبارک اور مقدس دن ہے اس دن میں جتنا بھی خوشی کا اظہار کیا جائے کم ہے بلکہ مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے لباس اپنی چال ڈھال اور اپنی گفتگو سے خوشی کا اظہار کرے یہ تہوار کسی خاص خطہ اور علاقہ کے لوگوں کے لئے نہیں؛ بلکہ ہر وہ شخص جو کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے تلے آگیا چاہے وہ کسی بھی قوم کسی بھی رنگ و نسل سے تعلق رکھنے

والا ہوا سے یہ تہوار منانا چاہئے بلکہ اس پر فرض ہے کہ وہ آج کے دن کھائے پئے اور خوشی منائے۔ یہی وجہ ہے کہ آج کے دن کا روزہ حرام ہے، آج کے دن روزہ رکھنا سنت نبوی کے خلاف ہے، آج کے دن روزہ رکھنے سے مسلمانوں کی اجتماعی شان کو دھچکا لگتا ہے۔

آج پورا عالم اسلام خوشی و مسرت کے ترانے گنگنا رہا ہے، ہر شخص بوڑھا ہو یا جوان، عورتیں ہوں یا بچے سب مسرتوں اور خوشیوں سے مالا مال ہو رہے ہیں، ایک دوسرے کو مبارکباد دے رہے ہیں۔ باری تعالیٰ مسلمانوں کی اس اجتماعی اور اسلامی شان کو مسرت و شادمانی کے گلدستہ میں تا قیامت زندہ و جاوید رکھے۔

حاضرین محترم ......! یہ عید جسے ہم منا رہے ہیں تین پہلوؤں پر مشتمل ہے:

(۱) عید کا پس منظر کیا ہے یعنی یہ عید ہمیں کیوں اور کس طرح ملی؟

(۲) عید کے دن، ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ آج کے دن اسلامی اوامر و نواہی کیا ہیں؟

(۳) عید کا پیغام کیا ہے؟ یعنی عید کیا تصور دے کر رخصت ہوتی ہے۔ غور سے سماعت فرمائیں!

<u>عید کا پس منظر</u>: برادران اسلام......! یہ فرحت و شادمانی کا مبارک تہوار جس کا ہمیں مہینہ پہلے ہی سے شدید انتظار شروع ہو جاتا ہے۔ یہ دراصل رمضان المبارک جیسے مہینے کی بدولت ملا ہے کیونکہ رمضان میں باری تعالیٰ کی رحمتیں شب و روز موسلادھار برستی ہیں اور برکتوں کا نزول ہوتا ہے، تمام

عالم اسلام اس میں گویا اپنے آپ کو پوری طرح اللہ کے حوالہ کر دیتا ہے، اس مہینہ کے تمام اعمال اللہ کے تابع کر دیتا ہے، دن میں روزہ رکھتا ہے، رات میں تراویح پڑھتا ہے صبح سحری کھاتا ہے، شام میں افطار کرتا، قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے، ذکر و اذکار کو اپنا معمول بنالیتا ہے، کبھی جان کا صدقہ نکالتا ہے، کبھی مال کا صدقہ نکالتا ہے کبھی اپنی خوش قسمتی پر ناز کر کے مسکراتا ہے کہ رمضان المبارک کی مقدس ساعتیں اسے نصیب ہو گئیں، کبھی خوف سے کانپنے لگتا ہے کہ میں اس ماہ صیام کا حق کما حقہ ادا نہیں کر پا رہا ہوں کہیں مجھے بد نصیب نہ ٹھہرا دیا جائے۔

ایک سچا مسلمان اس مہینہ میں نہ جانے کتنے اہم مراحل سے گذرتا ہے، اسے ہر مشقت میں کامیابی نظر آتی۔ ہے، چنانچہ جب روزہ رکھتا ہے، تو دوپہر کی سخت دھوپ، تپتی ہوئی زمین گرم ہوائیں کہ بھوک اور پیاس سے کلیجہ منھ کو آنے لگتا ہے، مگر اسے کامیابی کا یقین ہے کہ باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے، الصوم لی و انا اجزی بہ. روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دونگا یا میں خود ہی اس کا بدلہ ہوں، یہ خیال ایک مومن کو یہ کہنے پر مجبور کر دیتا ہے۔

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

جب رات آتی ہے تو دن بھر کا تھکا ماندہ کہ افطار کے بعد بدن ٹوٹ چکا ہے، پھر مسجد جا کر فرضوں کے ساتھ نماز تراویح کا اہتمام کرتا، بیس رکعت تراویح کو بخوشی ادا کرتا ہے، باوجود اس کے کہ مشقت ہے، تکلیف ہے، مگر اسے اپنی کامیابی کا بھرپور یقین ہے کہ کل قیامت کے دن یہ قرآن

آڑے آجائیگا اور باری تعالیٰ کی جناب میں یوں گویا ہوگا اے اللہ میں نے رات بھر تیرے اس تھکے ہارے بندے کو جگائے رکھا کہ مجھے پڑھتا رہا اور سنتا سناتا رہا اے اللہ تو اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما اور اسے عذاب نار سے نجات دے کر جنت میں جانے کا حکم صادر فرما، حاکموں کا حاکم، بادشاہوں کا بادشاہ، اس سفارش کو قبول فرما کر اس مؤمن بندہ کو بخش دے گا۔

رمضان المبارک کی آخری طاق راتوں میں مسلمان جاگتا ہے؛ کیونکہ باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے لیلۃ القدر خیر من الف شہر . شب قدر ہزار مہینوں سے افضل ہے ذرا سی محنت ہزاروں مہینوں کی کامل عبادت کا ثواب دلوا رہی ہے، تو بھلا جہاں اتنا فائدہ ہو، تو پھر کیسے محنت نہ کریگا۔

آج کا یہ مبارک تہوار عید الفطر اپنی محنتوں کے نتیجہ کے لئے رکھا گیا ہے کہ ایک مہینہ مسلسل بندوں نے محنت کی، آج ان کی مزدوری انہیں دیدی جائے گی، جس طرح ایک مزدور اپنے حقیر مالک کے سامنے جب مزدوری لینے جاتا ہے، تو کام چھوڑ کر، ہاتھ پاؤں صاف کر کے پسینہ پونچھ کر مزدوری کے لئے ہاتھ پھیلاتا ہے۔

اسی طرح آج ہم اپنے کام سے فارغ ہو کر صاف ستھرے ہو کر اپنے مالکِ حقیقی کے سامنے مزدوری کی طلب میں جھولی پھیلانے یہاں عید گاہ میں آئے ہیں۔

چنانچہ ایک حدیث میں آتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب عید الفطر کا دن ہوتا ہے، تو اللہ تعالیٰ فرشتوں پر فخر کرتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں:

اے میرے فرشتو کیا بدلہ ہے اس مزدور کا جس نے اپنے کام کو پورا کر دیا ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب! اس کا بدلہ یہ ہے کہ اس کی مزدوری پوری پوری دیدی جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے اور بندیوں نے میرے فرض کو پورا کر دیا، جو ان پر تھا اور اب دعا کرتے ہوئے، فریاد کرتے ہوئے باہر نکل آئے ہیں۔ قسم ہے مجھے اپنی عزت و جلال کی اپنے کرم کی اور اپنے مرتبہ کے بلند ہونے کی، میں ضرور ان کی دعا کو قبول کرونگا۔

پھر باری تعالیٰ بندوں سے مخاطب ہوتے ہیں اور فرماتے ہیں لوٹ جاؤ اپنے گھروں کو اس حال میں کہ میں نے تم کو بخش دیا ہے اور میں نے تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا ہے۔ اس کے بعد آقا و مولیٰ تاجدار بطحا محمد عربی ﷺ نے فرمایا کہ تمام مسلمان نماز کے بعد بخشے بخشائے اپنے گھروں کو لوٹ جاتے ہیں (بیہقی)

حاضرین گرامی......! دیکھئے باری تعالیٰ نے اپنے بندوں کی محنتوں کی کیسی لاج رکھی جس کے بدلے میں ہمیں یہ مبارک دن عطا کیا، جب ہم گناہوں سے پاک و صاف ہوگئے، اس خوشی میں اگر ہم جھوم اٹھیں اور باری تعالیٰ کی حمد و ثنا گنگنانے لگیں، تو سوچئے اللہ کتنے خوش ہوں گے؟ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر اللہ اکبر و اللہ الحمد .. آج چونکہ عام معافی کا دن ہے، اللہ تعالیٰ اس جشن کے اہتمام میں اپنی مخصوص مشنری کو کام میں لگا دیتے ہیں۔

چنانچہ ایک حدیث میں حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں "کہ جب عید الفطر کا دن ہوتا ہے تو فرشتے راستوں کے دروازوں پر (گلی اور

چوراہوں پر) بیٹھ جاتے ہیں اور آواز لگاتے ہیں: اے مسلمانوں کی جماعت چلو رب کریم کی بارگاہ کی طرف، جو احسان کرتا ہے، بھلائی کے ساتھ اور پھر اس پر بے پناہ ثواب دیتا ہے، یعنی خود ہی عبادت کی توفیق دیتا ہے اور خود ہی ثواب عطا کرتا ہے، تم کو قیام لیل کا حکم دیا گیا تو تم نے قیام کیا، تم کو روزے رکھنے کا حکم دیا گیا، تم نے روزے رکھے اور اپنے پروردگار کی اطاعت کی؛ اس لئے اب انعام حاصل کرلو۔

پھر جب مسلمان نماز سے فارغ ہو جاتے ہیں، تو ایک فرشتہ ندا دیتا ہے اے مسلمانوں کی جماعت آگاہ ہو جاؤ تمہیں تمہارے پروردگار نے بخش دیا ہے، اب خوشی خوشی کامیابی کا انعام لیکر اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ! (جمع الفوائد عن الکبیر)

بزرگو جب اللہ پاک اتنا اہتمام فرماتے ہیں، فرشتے خوشی کی مبارک باد دیتے ہیں، خوشخبریاں سناتے ہیں اور باری تعالیٰ کی رحمت پوری طرح اسی طرف متوجہ ہوتی رہتی ہے، تو اب ہمیں اس سے مانگنے میں کمی نہ رکھنی چاہئے اور اپنی خوشی کا بھی پورا اظہار کرنا چاہیئے۔

عید کے دن ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ مسلمان کے یہاں خوشی ہو یا غم دونوں میں اعتدال ہوتا ہے، نہ خوشی اتنی زیادہ کہ حد سے گذر جائے نہ غم اس قدر کہ جان دے بیٹھے، آج کا دن خوشی کا دن ہے مگر خوشی کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ خوب ناچیں گائیں، رنگ رلیاں منائیں ہزار طرح کی واہیات و خرافات انجام دیں یا اس دن کو لہو لعب میں گذار دیں۔

ہمارا مذہب، ہماری تعلیمات، ہمارا طریقہ، ہمارا تہوار سارے جہاں کے مذہبوں اور تہواروں سے الگ ہے، دوسری قومیں عید کے دن وہ طوفان

بدتمیز مچاتی ہیں کہ خدا کی پناہ، عیسائی کرسمس کے دن لہو و لعب میں مشغول ہو جاتے ہیں، رنگ رلیاں مناتے ہیں اور ان کے لئے وہ دن ایسا گذرتا ہے جیسا کہ بقول ایک شاعر ؎

والا ہر گناہ ثواب ہے آج

ہم اپنے برادرانِ وطن کے تہواروں پر کئے جانے والے ہنگاموں سے بخوبی واقف ہیں کہ ہولی، دیوالی اور اس طرز کے دوسرے تہوار منانے کا کیا طریقہ ہوتا ہے؟

یقیناً مذہب اسلام ان تہواروں کو ان گندے طریقوں کے **ساتھ** منانے کی اجازت نہیں دیتا؛ بلکہ اس کے سخت مخالف ہے، جو لوگ **آج کے** معزز دن میں اس طرح کے مشاغل اختیار کرتے ہیں، انہیں آگاہ **ہو جانا** چاہئے کہ جو مالک رحیم و کریم ہے، وہ جبار و قہار بھی ہے۔ بے حرمتی کرنے والے کو بد نصیبوں میں داخل کر دیتا ہے۔ اے مسلمانو! اس کے جلال کو للکارنے کی جرأت نہ کرو، اسے قہر و غضب ڈھانے کی دعوت نہ دو۔

آج کے دن مالدار اپنے گھروں پر ناچ گانے کا انتظام کرتے ہیں (ویڈیو وغیرہ کے ذریعہ) غریب سینما گھروں کا رخ کرتے ہیں اور کچھ بد بخت ایسے بھی ہیں، جو جی بھر کے پیتے ہیں۔

اللہ کے نبی ﷺ جب ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے، آپ نے دیکھا کہ لوگ زمانہ جاہلیت کے تہوار مناتے ہیں، ان تہواروں میں وہ سب کچھ ہوتا تھا جو بد قسمتی سے ہمارے یہاں بھی ہونے لگا ہے لہو و لعب، جاہلانہ رسومات، رقص و سرور، ڈھول ڈھمکے اور نہ جانے کیا کیا آبائی

رسومات تھیں، سرکار دو عالم ﷺ نے ان کے رسم و رواج اور کھیل کود کو دیکھا، اسے ناپسند فرمایا اور ان سے دریافت کیا:

فقال : ما هذان اليومان ؟

﴿یہ دو دن جو تم مناتے ہو، ان کی حقیقت اور حیثیت کیا ہے؟﴾

قالو كنا نلعب فيها في الجاهلية .

﴿وہ کہنے لگے کہ ہم زمانہ جاہلیت میں مذہب اسلام سے پہلے یہ تہوار اسی طرح منایا کرتے تھے (بس وہی رواج ہے جو اب تک چل رہا ہے﴾

فقال رسول الله ﷺ قد ابدلكم الله بهما خيراً منهما : يوم الاضحى ، و يوم الفطر (ابو داؤد)

﴿رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ان دو تہواروں کے بدلے میں ان سے بہتر دو دن تمہارے لئے مقرر کر دیے ہیں، قربانی کا دن اور افطار کا دن﴾ (اب وہی تمہارے قومی اور مذہبی تہوار ہیں)

ابو داؤد کی اس حدیث کو سامنے رکھ کر غور کریں کہ ہمارا مذہب کسی بھی مسلمان کو، کسی بھی جاہلانہ رسم کی ہرگز اجازت نہیں دیتا؛ بلکہ آج خوشی کے دن ہمارا فرض یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ اللہ کا ذکر کریں اس کا نام بلند کریں اس کی تسبیح پڑھیں۔

گھروں سے نکلنے سے پہلے صدقہ فطر ادا کریں ؛ تاکہ ہر غریب مسلمان عید کی خوشی میں شریک ہو سکے ؛ بلکہ میں اپنے تمام سامعین و مخاطبین (قارئین) کو دعوت دونگا کہ وہ صدقہ فطر عید سے اتنا پہلے ادا کر دیا کریں جس سے غریب اپنے کھانے پینے یا پہننے کا سامان خرید سکے وقت کے

وقت پر دینے سے ادا تو ہو تا ہے؛ لیکن اس کا مکمل فائدہ غریب کو اس وقت نہیں ہو پاتا اور اس کی روح تڑپتی رہ جاتی ہے۔

رسول خدا ﷺ نے روزوں کو فضول اور لایعنی باتوں کے اثرات سے پاک و صاف کرنے کے لئے مسکینوں اور محتاجوں کے کھانے پینے کا بندوبست کرنے کیلئے صدقہ فطر واجب قرار دیا ہے۔ (ابو داؤد)

عید کے دن دنیا بھر کی خرافات اور رسومات سے پرہیز کرتے ہوئے ہمیں وہ تمام آداب بجالانے چاہئیں جو نبی کریم ﷺ آج سے چودہ سو سال پہلے ہمیں کر کے دکھلا گئے۔

حضرات گرامی......! عید کے دن سرکار دو عالم ﷺ پہلے غسل فرماتے، مسواک کرتے نئے کپڑے پہنتے اور خوشبو لگاتے تھے، اسی لئے ہمیں بھی عید کے دن غسل، مسواک، نئے یا دھلے ہوئے کپڑے پہننے چاہئیں اور خوشبو کا اہتمام بھی کرنا چاہئے، اسی طرح جب آپ عید گاہ تشریف لاتے، تو گھر سے نکلنے سے قبل کچھ تناول فرمالیا کرتے تھے اور جس راستے سے جاتے، واپسی میں دوسرے راستے سے تشریف لاتے تھے۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں: كان النبي ﷺ إذا كان يوم عيد خالف الطريق. رسول اللہ ﷺ عید کے دن راستہ بدل دیتے تھے۔

اسی طرح جب آپ ﷺ راستے میں چلتے، اگر وہ عید الفطر ہوتی، تو آہستہ آہستہ اور اگر عید قرباں ہوتی، تو بآواز بلند کبریائے الٰہی اور عظمتِ خداوندی کا اظہار کرتے ہوئے اس طرح چلتے تھے یعنی اس تسبیح کا ورد کرتے تھے: الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله و الله اكبر الله اكبر و لله الحمد .

دوستو......! غور سے سن لو ہمارا طریقہ یہ نہیں ہے کہ آج خوشی میں

جھومتے ہوئے رنگ چھینکتے ہوئے چلیں یا کسی شخصیت اور قومیت کے نعرے لگاتے اور بے جے کار کرتے ہوئے چلیں ؛ بلکہ قدوسیوں، سبوحیوں اور مقدس ملائکہ کی صفوں کی طرح تسبیح الٰہی اور تقدیس ربانی کہتے ہوئے روانہ ہوں، عید گاہ میں پہنچ کر بھی تسبیح و تہلیل جاری رہنی چاہیے، یہاں تک کہ سکون اور وقار کے ساتھ نماز ادا کرلی جائے، اس کے بعد ہمہ تن گوش ہوکر خطبہ سماعت کیا جانا چاہیے۔

اس وقت چونکہ ہم اپنے گھروں کو اس حال میں واپس ہو رہے ہیں کہ ہم بخش دیئے گئے ہیں، تو اب باری تعالیٰ کا شکر ادا کریں، اپنے اعضاء و جوارح سے تسبیح و تہلیل کے ذریعہ اس کے شکر کا اظہار کریں اور دعا کریں کہ باری تعالیٰ ہمیں یہ موقع بار بار نصیب فرمائے۔

دوستو......! یہ عید ہے آج ہماری دلوں پر روحانی مسرتوں کا ہجوم ہے، اس میں کسی نفسانی تفریح یا دنیاداری کے جذبات کی آمیزش نہیں ہونی چاہیے۔ اسی وجہ سے عید منانے والوں کے لئے یہ بہتر ہے کہ وہ قبرستانوں میں جاکر اپنے مردہ بھائیوں سے بھی ملاقات کریں، ان کو ثواب پہنچائیں، ان سے قریب تر ہوں؛ تاکہ ان کے آخرت کے گھرانے دیکھ کر خود بخود اپنی آخرت کی یاد تازہ ہو جائے اور دنیا میں اس خوشی کے موقع پر ادھر سے دھیان نہ ہٹ جائے۔

عید کا پیغام کیا ہے؟ میرے بھائیو......! ہم نے رمضان المبارک میں بہت سے اعمال پابندی اور اہتمام کے ساتھ ادا کیے ہیں، اس لئے اب ہمارا فرض ہے کہ تاحیات ہم ان پر عمل پیرا رہیں۔ دراصل رمضان المبارک دنیا

کے تمام مسلمانوں کو اسلامی تعلیمات کی زندگی کا بہترین نمونہ پیش کرکے عملی اصول اپنانے کا پیغام دیتا ہے، وہ لوگ اس نکتہ پر ضرور غور کریں، جنہیں خدا اور رسول کی اطاعت مشکل معلوم ہوتی ہے۔

دیکھئے جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تجربہ اس بات کا شاہد ہے، لوگ جھوٹ بولنا چھوڑ دیتے ہیں، چوری، زناکاری، دھوکہ دھڑی، فحش باتوں سے پرہیز کرتے ہیں، دن بھر روزہ بھی رکھتے ہیں، رات کے اکثر حصہ میں تراویح سحری اور اعتکاف کی وجہ سے جاگتے بھی ہیں، ذکر و تلاوت بھی کرتے ہیں اور یہ تمام اعمال ان کی تجارت، کھیتی، مزدوری اور پیشے میں آڑے نہیں آتے ؛ بلکہ اور دنوں سے زیادہ کام میں برکت معلوم ہوتی ہے اور یہ برکت رمضان کے بعد چاہ کر بھی کبھی پیدا نہیں ہو پاتی۔ بہر حال ایک مسلمان برابر ایک ماہ تک حقوق اللہ اور حقوق العباد کا عملی نمونہ پیش کرتا ہے ہو دنیا کا کام بھی برابر چلتا ہے، اور آخرت بھی بنتی رہتی ہے، خدا اور اس کا رسول بندے سے ہر سال اپنے احکام کی عملی صورت پیش کرکے اس کی باقی زندگی میں یہی نمونہ دیکھنا چاہتے ہیں۔

اس موقع پر مجھے آپ سب حضرات کو اس بات کی فکر دلانی ہے کہ اب رمضان رخصت ہو چکا ہے اور اب ہمارا امتحان ہے لہٰذا اس ایک ماہ کی طرح بقایا دن بھی گذاریں۔ زندگی بہت قیمتی ہے، وقت بہت کم ہے اور کوئی یہ نہیں جانتا کہ اس کی زندگی کا کتنا حصہ باقی ہے؟ ہم لوگ جو یہاں عید گاہ میں موجود ہیں، آپ خود سوچئے کہ ہمیں کیا معلوم کہ یہ رمضان ہمارا آخری ہو، یہ عید آخری ہو اور یہ دن ہماری زندگی کا آخری دن ہو ! جب کہ آئے

دن ریلوں، موٹروں، جہازوں اور دیگر سواریوں کے حادثات اور آج کل کیمیائی جنگ کے فسادات میں کتنی ہی جانیں تلف ہوتی ہوئی نظر آتی رہتی ہیں، کیسے کیسے توانا، تندرست جوان، کیسے کیسے ورزشی اور کسرتی پہلوان، کیسے کیسے نو عمر اور نازک اندام نونہال، کیسے کیسے ہنستے کھیلتے بچے جن کی موت کا گزرے ہوئے رمضان میں تصور بھی نہیں ہوتا تھا، دیکھتے ہی دیکھتے اس دار فانی سے رخصت ہو چلے۔

نامور علمائے کرام جن کے علم و فضل کی شہرت سے ملک و بیرون ملک کی فضا گونج رہی تھی، ممتاز مصنفین جن کے قلم کی ایک ایک سطر کے لئے شوق و عقیدت کی آنکھیں کھلی رہتی تھیں۔ مشہور سرداران قوم جن کے ہر ہر نقش قدم کو آنکھوں سے لگانے کے لئے کروڑوں عقیدت مندوں کی آنکھیں کھلی رہتی تھیں، کیسے کیسے مقدس بزرگان دین اور علمائے متین جن کے زہد و ورع پر انسانیت کو ناز تھا۔ محبت کرنیوالے شوہر، جان قربان کر نیوالی بیویاں، ماںتا کی ماری ماں، سعادت مند بیٹے اور خدمت گذار بیٹیاں، جگری دوست، بڑے بڑے حکیم، ڈاکٹر، سرجن جن کے فن شفا پر خود ان کو کیا پوری قوم کو ناز تھا۔ لیکن ہزار کوششوں کے باوجود علاج سے کوئی فائدہ نہیں ہوا، اور دوا ساز گار نہیں ہوئی، ذرا سی دیر میں ہم جیسا انسان بے جان مردہ ہو گیا، بے حس و حرکت جسم، ٹوٹے پھوٹے تخت پر ڈالدیا گیا، بادشاہ اور حاکم وقت جس کے سامنے نظریں اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتے تھے، جیسے چاہا نہلا دیا، شاہی خلعت اور رنگ برنگی خوشنما لباس کے بجائے جیسا چاہا لباس (کفن) پہنا کر نماز جنازہ پڑھ کر کسی سنسان اور وحشت ناک جنگل میں (قبرستان)

ہزاروں ٹوٹی پھوٹی قبروں کے پاس دفنا دیا اور نہ بوجھ سہنے والی مٹی کا وزن اوپر سے ڈال کر سب نے مرنے والے کو اکیلا چھوڑ دیا اور وہ بیوی جو روتے روتے غم میں دیوانی ہو رہی تھی، بوڑھے ماں باپ، بہن بھائی جو کہ رنج و غم میں نڈھال ہو رہے تھے، وہ تمام رشتہ دار جن کے لئے مردہ جان و مال قربان کرتا تھا، دم نکلتے ہی سب نے آنکھیں پھیر لیں، اب اس مردہ کو رکھنے کو کوئی تیار نہیں، جلد سے جلد تاریک گڑھے میں ڈالنے کی فکر میں رہتے ہیں۔

اے مسلمانو......!ذرا غور کرو ہر مرنے والے کی موت ہمارے لئے کتنا نصیحت کا سامان رکھتی ہے: لیکن ہائے افسوس ہماری غفلت کہ آئے دن قدرت کا یہ تماشہ دیکھتے ہیں اور پھر بھی نہیں سوچتے کہ آخر ہمیں بھی ان منزلوں سے گذرنا ہے اور ہماری زندگی کا انجام بھی یہی ہونا ہے، دوسروں کو دنیا سے جاتے دیکھ کر بھی سفر آخرت کی فکر پیدا نہ ہونا کتنی بڑی احمقانہ حرکت ہے۔

دوستو!...... آج ہم سب لوگ نہا کر آئیں ہیں، ایک وقت وہ ہوگا جب ہم اس دنیا میں آخری مرتبہ نہائیں گے نہیں بلکہ نہلائے جائیں گے، آج ہم نے نئے کپڑے پہنے ہیں، اس دن ہمیں نئے کپڑے پہنائے جائیں گے، آج ہم نے خوشبو لگائی ہے، اس دن ہمارے اس آخری لباس پر خوشبو لگائی جائے گی، آج ہم نماز پڑھنے کے لئے گھر سے نکل کر آئے ہیں، اس دن لوگ ہم کو گھر سے لیکر جائیں گے اور بجائے اس کے کہ ہم خود نماز پڑھیں ہماری نماز پڑھی جائیگی، اس کے بعد ہمیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ایسی جگہ پہنچا دیا جائیگا کہ وہاں سے راستہ اللہ کے یہاں جاتا ہے اور یہ سفر کی سب سے سخت

اور پہلی منزل ہوگی۔

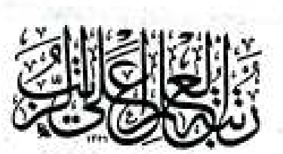
معزز بزرگو اور دوستو......! ہمیں اس سفر آخرت کی فکر آج اور اسی وقت کرنی ہے آج کا کام کل پر ٹالنا جہالت ہے، جو کرنا ہے ابھی سے نیت کیجئے، باری تعالی ہر قدم اور ہر موڑ پر پھر آپ کی مدد فرمائیں گے۔ بس پختہ عزم کر لیجئے۔ جس جدید معاشرہ اور موڈرن لوگوں سے آپ شریعت پر عمل کرنے میں شرماتے ہیں، وہ صرف آپ کا ساتھ آپ کی آنکھ بند ہونے تک ہی دے سکتے ہیں، پھر آپ کے اعمال ہی کام آئیں گے۔ آج اگر کسی پر فالج پڑ جائے، ہاتھ پاؤں لنج ہو جائیں، یا کاروبار ٹھپ ہو جائے یا کوئی بدنام ہو جائے، لوگ جیتے جی ہی اس کا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں، مگر اللہ! اللہ ہر حال میں، ہر موقع پر بندے سے محبت کرتا ہے اور اس کا ساتھ دیتا ہے، بشرطیکہ بندہ اللہ کی محبت کی قدر کرے اور قدر کرنا یہ ہے کہ ہر نعمت کا شکر ادا کرے، جن چیزوں کو اس نے کرنے کا حکم دیا ان کو کرے اور جن چیزوں سے منع کیا اس سے رک جائے۔

بہر حال عید کا پس منظر آپ کے سامنے آگیا کہ رمضان المبارک کی مقدس ساعتوں میں ہم نے جو کچھ بھی اعمال کئے ہیں اور جو مزدوری کی ہے یہ دن اس مزدوری کے دینے کا دن ہے آج معافی کا عام اعلان ہے، اس خوشی کے موقعہ پر ہمیں شریعت کی روشنی میں اپنی خوشی کا اظہار کرنا چاہئے، یعنی معمولات پیغمبر ﷺ کو مضبوطی سے پکڑ لینا چاہیئے، خرافات ورسومات سے پرہیز کرنا چاہیئے آج عام معافی کے دن جو شخص ناچ گانا، رقص وسرود یا اور کوئی فحش کام کریگا یاد رکھو کہ وہ اللہ کے غضب کو دعوت دے رہا ہے، وہ گویا

کہ اللہ کو چڑا رہا ہے، اللہ ہمارے حال پر رحم فرمائے۔

اس لئے اللہ سے ڈرتے ہوئے آنیوالے دنوں میں آخرت کی پوری تیار کرنی چاہئے جیسا وقت ہم رمضان المبارک میں گذار چکے ہیں اب بھی گیارہ مہینہ تک وہی مشق جاری رہنی چاہئے، اس لئے وقت کا انتظار نہ کرو کیونکہ وقت آپ کا انتظار نہیں کر سکتا۔ یہی عید الفطر کا پیغام ہے۔

اسی لئے اللہ کے نبی محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا کہ ہر قوم کی ایک عید ہوتی اور ہماری عید یہی ہے۔ جس نے ان باتوں سے فائدہ نہ اٹھایا اور عمل نہ کیا گویا اس کی یہ عید نہیں۔ اللہ ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے (آمین) و ما علینا الا البلاغ۔



تو وہ داتا ہے کہ دینے کے لئے

در تری رحمت کے ہیں ہر دم کھلے

عید الاضحیٰ

اور ضیافتِ مولیٰ

ملفوظات خطیب العصر حضرت اقدس الحاج مولانا محمد اسلم صاحب مد ظلہ العالی
مہتمم جامعہ کاشف العلوم چھٹمل پور
خلیفہ اجل
فقیہ الاسلام حضرت اقدس الحاج مولانا مفتی مظفر حسین صاحب مد ظلہ العالی
ناظم اعلیٰ مظاہر علوم (وقف) سہارنپور
مرتبہ
محمد ناظم قاسمی خادم تعلیمات جامعہ کاشف العلوم چھٹمل پور، سہارنپور